روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 29 جولائی 2003ء، 28 جمادی الاول 1424 ہجری - 29 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 169

نئے بھائیوں کو خوش آمدید

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے حسن سلوک کرنا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ جب ایسے لوگوں کو دیکھتے تو فرماتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تمہیں مرحبا کہتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی الاستیصاء بمن یطلب العلم حدیث نمبر 2575)

خلافت خامسہ کی پہلی اور مجموعی طور پر 11ویں عالمی بیعت

تاریخ مذاہب عالم میں ایک اور روح پرور اور ایمان افروز واقعہ

سال رواں میں سلسلہ احمدیہ میں 8 لاکھ 92 ہزار سے زائد افراد داخل ہوئے

عالمی بیعت کے بعد کل عالم کے احمدیوں نے حضور انور کی اقتدا میں سجدہ تشکر ادا کیا

اسلام آباد، ٹلفورڈ: 27 / جولائی 2003ء۔ گیارہویں عالمی بیعت کے ذریعہ تاریخ روحانیت میں ایک اور ایمان افروز اور روح پرور واقعہ رونما ہوا جب خلافتِ خامسہ کے بابرکت دور کے پہلے جلسہ سالانہ اور جماعت برطانیہ کے 37 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 25 تا 27 / جولائی 2003ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ کے تیسرے اور آخری روز پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 5 بجے اکناف عالم کے کل احمدی اپنے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں عالمی بیعت کے لئے جمع ہوئے۔ قریباً 9 لاکھ نومبایعین بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں موجود 25 ہزار کے قریب احمدیوں نے خلیفہ وقت کے ہاتھ پر جب کہ دنیا بھر میں موجود کروڑوں احمدیوں نے اپنے من پسند روحانی چینل ایم ٹی اے پر اس پرکیف منظر کے ذریعہ تجدید بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دور کی پہلی عالمی بیعت کے لئے جب مردانہ مارکی میں تشریف لائے تو آپ نے حضرت مسیح موعود کا مبارک کوٹ زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ سٹیج کے سامنے گرین ایریا میں حضور انور رونق افروز ہوئے۔

حضور انور نے بتایا کہ امسال اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں **98** ممالک کی **229** اقوام کے **8** لاکھ **92** ہزار **403** افراد نے بیعت کر کے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اس کے بعد بیعت کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ حضور انور کے ہاتھ پر مختلف علاقوں کے نمائندگان نے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی و جسمانی تعلق بنایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دہرائے جب کہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس روح پرور اور وجد آفرین منظر کے بعد کل اکناف عالم کے احمدیوں نے اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں سجدہ تشکر ادا کیا یوں سارا جہان احمدیت خدا کے حضور جھک گیا اور احمدیوں نے اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سالوں میں کروڑوں سعید روحوں کو سلسلہ احمدیہ میں شامل کر کے کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ ہی گیارہویں عالمی بیعت کا یہ وجد آفریں نظارہ اختتام پذیر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عالمی بیعت کا یہ روحانی سلسلہ جاری فرمایا تھا اور پہلی عالمی بیعت 1993ء میں ہوئی تھی جس میں دو لاکھ سے زائد سعید روحیں سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ پھر یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔ اور دنیا بھر سے مختلف اقوام فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہوتی گئیں۔ ان گیارہ سالوں میں خدا کے فضل کے ساتھ تقریباً 17 کروڑ نئے احمدی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (نمائندہ الفضل ربوہ)

عالمی بیعت کی تاریخ ساز گیارہ تقاریب

اعداد و شمار کے آئینہ میں

سال	بیعتیں
2003ء	8,92,403
2002ء	2,06,54,000
2001ء	8,10,06,721
2000ء	4,13,08,975
1999ء	1,08,20,226
1998ء	50,04,591
1997ء	30,04,585
1996ء	16,02,721
1995ء	8,47,725
1994ء	4,21,753
1993ء	2,04,308
میزان	16,57,68,008

عالمی بیعت کا یہ عظیم سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ 2003ء میں گیارہویں تقریب منعقد ہوئی ہے۔ امسال کی بیعتوں کو ملا کر گزشتہ گیارہ سالوں میں 16 کروڑ 57 لاکھ 68 ہزار آٹھ نئے افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1996ء ①

یہ سال اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ سالگرہ کے طور پر منایا گیا اور دنیا بھر میں تقریبات منعقد ہوئیں۔

6,5 جنوری مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی تیسری سالانہ علمی ریلی۔

6 جنوری جرمنی میں پہلا یوم دعوت الی اللہ۔ 36 لائبریریوں میں احمدیہ لٹریچر رکھوایا گیا۔

12 جنوری حضرت چوہدری نبی بخش صاحب آف بھینی بانگر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات بعمر 112 سال۔

12 جنوری ایبٹ آباد میں احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا۔ 15 جنوری سے بیت الذکر کو سیل کردیا گیا۔ 17 جنوری کو ایک احمدی کو گرفتار کر لیا گیا۔

22 جنوری (بمطابق یکم رمضان) حضور نے رمضان المبارک میں جمعہ کے سوا تمام دن درس قرآن ارشاد فرمایا۔ امسال درس کا آغاز سورۃ آل عمران کی آخری دو آیات سے ہوا جو سورۃ نساء آیت 20 پر ختم ہوا۔ حضور نے درس میں فرمایا کہ آئندہ احباب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے حضور سے درخواست نہ کریں۔ حضور جس کی نماز جنازہ پڑھانا مناسب خیال کریں گے خود ہی پڑھا دیں گے۔

28 جنوری راجن پور کے ایک احمدی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

12 فروری مخلص عرب احمدی اور حضور کے پروگرام لقاء مع العرب کے مترجم حلمی الشافعی صاحب کا انتقال۔

20 فروری حضور نے درس القرآن کے اختتام پر آخری 3 سورتوں کا درس دیا اور عالمی دعا کروائی۔

24 فروری محمود ہال لندن میں Humanity First کے زیر اہتمام سالانہ ڈنر ہوا۔

10,9 مارچ خدام الاحمدیہ برطانیہ کا ایک خصوصی اجتماع ہوا۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت اس میں صرف وہ خدام شامل ہوئے جو باقاعدہ اجتماع میں شامل نہیں ہوئے تھے حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

19 مارچ حضور نے ربوہ کے ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگانے کے لئے مہم چلانے کا ارشاد فرمایا۔

23 مارچ ربوہ میں یوم پاکستان کے موقع پر ریلی نکالنے کے الزام میں دو احمدیوں پر مقدمہ درج کیا گیا۔

26 مارچ کراچی میں دو احمدی خواتین پر حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا۔ ایک خاتون کے خلاف مقدمہ بھی درج کیا گیا۔

29 تا 31 مارچ جماعت پاکستان کی 77 ویں مجلس مشاورت۔

31 مارچ حضور کا دورہ برمنگھم۔

31 مارچ جرمنی میں ناصر باغ میں احمدیہ ٹورنامنٹ کا انعقاد۔

مارچ گوکھوال ضلع فیصل آباد میں 2 احمدیوں کی قبروں کو نقصان پہنچایا گیا اور کتبے توڑ دیئے گئے۔

جلسہ کے انتظامات کا معائنہ اور کارکنوں سے خطاب

مورخہ 20/ جولائی 2003ء بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام آباد ٹلفورڈ سرے برطانیہ میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ڈیوٹی کارکنوں سے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ اس کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے 24/ جولائی کو نشر کی۔

حضور انور امیر صاحب یو کے، افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے ہمراہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے اسلام آباد لندن کے مختلف مقامات پر تشریف لے گئے جن میں رہائش گاہ، بازار، واش رومز، لنگر خانہ، جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ شامل تھے۔ حضور انور نے انتظامات کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ہدایات سے بھی نوازا۔

معائنہ فرمانے کے بعد ایک تقریب منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ ہوا جس کے بعد حضور انور نے ڈیوٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کے ساتھ اپنے کام کا آغاز کریں اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی اپنی ہمت کے مطابق خدمت کریں اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو۔ ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں۔ تھکاوٹ اور کم نیند کی وجہ سے طبیعت میں بسا اوقات چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے لیکن مہمان کے سامنے اس کا اظہار نہ کریں اور ہر کام میں دعا کے ساتھ اللہ سے مدد مانگیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حضور انور نے شعبہ جات کے نگرانوں سے مصافحہ فرمایا۔

عجز بھرا وجود

یہ عجز سے بھرا ہوا پیارا لگا وجود
فضلِ خدا نے پھر سے ہمیں اک دیا ودود

نظریں جھکا کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے
اب اس کے سنگ سنگ دعا کی۔ پڑھا درود

اس پیار اور سکون سے اس کو چنا گیا
اترا ہو آسمان سے جیسے کوئی وجود

آنے سے اس کے آ گئیں پہلی سی رونقیں
پہلے سے اب قیام ہیں پہلے سے اب سجود

دل غم سے اس کا چور تھا آنکھیں تھیں اشکبار
دیتا رہا سنبھالا ہمیں اس کے باوجود

درثمین طاہر

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تعارف کتب

حضرت مسیح موعود

سرمہ چشم آریہ

مکرم مبشر احمد صاحب خالد

یہ عظیم کتاب روحانی خزائن جلد 2 کے صفحہ 47 تا 322 کل 276 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور مارچ 1886ء میں تحریر کی گئی اور ستمبر 1886ء میں شائع ہوئی۔

وجہ تالیف: آریہ سماج ہوشیار پور کے رکن اور مدار المہام لالہ مرلیدھر ڈرائنگ ماسٹر اور حضرت مسیح موعود کے مابین 11 اور 14 مارچ 1886ء دو دن کیلئے ہوشیار پور میں ایک مذہبی مباحثہ قرار پایا۔ چنانچہ یہ مباحثہ اس کتاب کی تصنیف واشاعت کا باعث بنا۔ اس کتاب میں معجزہ شق القمر، نجات دائمی ہے یا محدود، روح و مادہ حادث ہیں یا انادی اور مقابلہ تعلیمات وید و قرآن پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

انعامی چیلنج

حضرت مسیح موعود نے انعامی چیلنج کے اشتہار میں فرمایا:۔

''یہ کتاب یعنی سرمہ چشم آریہ بتقریب مباحثہ لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر ہوشیار پور جو عقائد باطلہ وید کی بکلی بیخ کنی کرتی ہے اس دعویٰ اور یقین سے لکھی گئی ہے کہ کوئی آریہ اس کتاب کا رد نہیں کرسکتا کیونکہ سچ کے مقابل پر جھوٹ کی کچھ پیش نہیں جاتی اور اگر کوئی آریہ صاحب ان تمام وید کے اصولوں اور اعتقادوں کو جو اس کتاب میں رد کئے گئے ہیں سچ سمجھتا ہے اور اب بھی وید اور اس کے ایسے اصولوں کو ایشر کرت ہی خیال کرتا ہے تو اس کو اسی ایشر کی قسم ہے کہ اس کتاب کا رد لکھ کر دکھلاوے اور پانسو روپیہ انعام پاوے۔ یہ پانسو روپیہ بعد تصدیق کسی ثالث کے جو کوئی پادری یا برہمی صاحب ہونگے دیا جائے گا اور ہمیں یہاں تک منظور ہے کہ اگر منشی جیونداس صاحب سیکرٹری آریہ سماج لاہور جو اس گردونواح کے آریہ صاحبوں کی نسبت سلیم الطبع اور معزز اور شریف آدمی ہیں بعد رد چھپ جانے اور عام طور پر شائع ہو جانے کے مجمع عام علماء مسلمانوں اور آریوں اور معزز عیسائیوں وغیرہ میں معہ اپنے عزیز فرزندوں کے حاضر ہوں اور پھر اٹھ کر قسم کھالیں کہ ہاں میرے دل نے بہ یقین کامل قبول کرلیا ہے کہ سب اعتراضات رسالہ سرمہ چشم آریہ جن کو میں نے اول سے آخر تک بغور دیکھ لیا ہے۔ اور خوب توجہ کرکے سمجھ لیا ہے۔ اس تحریر سے رد ہو گئے ہیں۔ اور اگر میں دلی اطمینان اور پوری سچائی سے یہ بات نہیں کہتا تو اس کا ضرر اور وبال اسی دنیا میں مجھ پر اور میری اسی اولاد پر جو اس وقت حاضر ہے پڑے۔ تو بعد ایسی قسم کھا لینے کے صرف منشی صاحب موصوف کی شہادت سے پانسو روپیہ نقد رد کنندہ کو اسی مجمع میں بطور انعام دیا جائے گا۔ اور اگر منشی صاحب موصوف عرصہ ایک سال تک ایسے قسم کے بداثر سے محفوظ رہے تو آریوں کے لئے بلاشبہ یہ حجت ہوگی کہ صاحب موصوف نے اپنی دلی صداقت سے اپنے علم اور فہم کے مطابق قسم کھائی تھی۔

(ص321-322)

چالیس روز میں نشان نمائی کا چیلنج

فرمایا:۔

''ہمارے اشتہارات گزشتہ کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہم نے اس سے پہلے یہ اشتہار دیا تھا کہ جو معزز آریہ صاحب یا پادری صاحب یا کوئی اور صاحب مخالف ... ہیں اگر ان میں سے کوئی صاحب ایک سال تک قادیان میں ہمارے پاس آ کر ٹھہرے تو در صورت نہ دیکھنے کسی آسمانی نشان کے چوبیس سو روپیہ انعام پانے کا مستحق ہوگا۔ سو ہر چند ہم نے تمام ہندوستان و پنجاب کے پادری صاحبان و آریہ صاحبان کی خدمت میں اسی مضمون کے خط رجسٹری کرا کر بھیجے مگر کوئی صاحب قادیان میں تشریف نہ لائے۔ بلکہ منشی اندرمن صاحب کے لئے تو مبلغ چوبیس سو روپیہ نقد لاہور بھیجا گیا تو وہ کنارہ کرکے فرید کوٹ کی طرف چلے گئے ہاں ایک صاحب پنڈت لیکھرام نام پشاوری قادیان میں ضرور آئے تھے اور ان کو بار بار کہا گیا کہ اپنی حیثیت کے موافق بلکہ اس تنخواہ سے دو چند جو پشاور میں نوکری کی حالت میں پاتے تھے ہم سے بحساب ماہواری لینا کرکے ایک سال تک ٹھہرو اور اخیر پر یہ بھی کہا گیا کہ اگر ایک سال تک منظور نہیں تو چالیس دن تک ہی ٹھہرو تو انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہیں کیا اور خلاف واقعہ سراسر دروغ بےفروغ اشتہارات چھپوائے سو ان کے لئے تو رسالہ سرمہ چشم آریہ میں دوبارہ یہی چالیس دن تک اس جگہ رہنے کا پیغام تحریر کیا گیا ہے ناظرین اس کو پڑھ لیں لیکن یہ اشتہار اتمام حجت کی غرض سے بمقابل منشی جیونداس صاحب جو سب آریوں کی نسبت شریف اور سلیم الطبع معلوم ہوتے ہیں اور لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر ہوشیار پور جو وہ بھی میری دانست میں آریوں میں سے غنیمت ہیں اور منشی اندرمن صاحب مراد آبادی جو گویا دوسرا مصرعہ سورستی صاحب کا ہیں اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس امرتسر جو حضرات عیسائیوں میں سے شریف اور سلیم المزاج آدمی ہیں اور پادری عمادالدین لاہز صاحب امرتسری اور پادری ٹھاکر داس صاحب مؤلف کتاب اظہار عیسوی شائع کیا جاتا ہے کہ اب ہم بجائے ایک سال کے صرف چالیس روز اس شرط سے مقرر کرتے ہیں کہ جو صاحب آزمائش و مقابلہ کرنا چاہیں وہ برابر چالیس دن تک ہمارے پاس قادیان میں یا جس جگہ اپنی مرضی سے ہمیں رہنے کا اتفاق ہو رہیں اور برابر حاضر رہیں پس اس عرصہ میں اگر ہم کوئی امر پیشگوئی جو خارق عادت ہو پیش نہ کریں یا پیش تو کریں مگر بوقت ظہور وہ جھوٹا نکلے یا وہ جھوٹا تو نہ ہو مگر اسی طرح صاحب ممتحن اس کا مقابلہ کرکے دکھلا دیں تو مبلغ پانسو روپیہ نقد بحالت مغلوب ہونے کے اسی وقت بلاتوقف ان کو دیا جائے گا لیکن اگر وہ پیشگوئی وغیرہ بپایۂ صداقت پہنچ گئی تو صاحب مقابل کو بشرف ... مشرف ہونا پڑے گا۔

(ص309-310)

سرمہ چشم آریہ پر تبصرہ

رسالہ اشاعۃ السنہ کے مدیر محمد حسین بٹالوی نے اس کتاب پر یوں تبصرہ شائع کیا:۔

''یہ کتاب لاجواب مؤلف براہین احمدیہ میرزا غلام احمد رئیس قادیان کی تصنیف ہے۔ اس میں جناب مصنف کا ایک ممبر آریہ سماج سے مباحثہ شائع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیار پور ہوا تھا۔ اس مباحثہ میں جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اس کی تعلیمات وعقائد (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے۔ ہم بجائے تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب بہ نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ وہ مطالب بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" خود شہادت دینگے کہ وہ کتاب کیسی ہے۔ اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہنے دیں گے۔......اور حمیت وحمایت اسلام تو اس میں ہے کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس دس بیس بیس نسخے خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ اس میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائے گی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں کرتے ہیں روک ہوگی۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب (سراج منیر وغیرہ) کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔ ہم نے سنا ہے کہ اس وقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التواء میں ہے۔ اور اس کے مصارف طبع کیلئے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ یہ بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے اہل مذہب سے مقابلہ کیلئے وقف اور فدا ہو رہا۔ پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔''

(اشاعۃ السنۃ جلد 9 نمبر 5-6 ص145 تا 158)

صادق کی آزمائش میں حکمت

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''سو صادق آدمی جب خدا اور اس کی سزا و جزا وغیرہ امور غیبیہ پر ایمان لاتا ہے تو اس ایمان میں بوجہ انواع اقسام کے اوہام اور نفس امارہ کی چارطرفہ کشاکش کی سخت آزمائش میں پڑتا ہے۔ آخر چونکہ وہ صادق ہوتا ہے اس لئے سب راہیں چھوڑ کر اور سب خیالات پر غالب آ کر اسی رب رحیم کی راہ اختیار کرلیتا ہے اور اس صدق کی برکت سے کہ وہ اپنے علم سے زیادہ رجوع اور اپنی واقفیت سے زیادہ وفا اور اپنے تجربہ سے زیادہ استحکام اختیار کرتا ہے۔ جناب الٰہی میں قبول کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسی صدق و صفا کی برکت سے عرفانی آنکھیں اس کو عنایت ہوتی ہیں اور ربانی لذت اور محبت اس کو عطا کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ تک جا پہنچتا ہے جہاں تک انسانی کمالات ختم ہو جاتے ہیں مگر یہ سب کچھ کامل طور پر پیچھے سے ملتا ہے پہلے نہیں۔ یہ تو معرفت صحیحہ تک پہنچنے کیلئے سنت اللہ یا یوں کہو کہ قانون قدرت ہے۔'' (ص83)

عالم کی تین قسمیں

(1) عالم ظاہر جو آنکھوں اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہوسکتا ہے۔

(2) عالم باطن جو عقل اور قیاس کے ذریعہ سے سمجھ میں آسکتا ہے۔

(3) عالم باطن در باطن جو ایسا نازک اور لایدرک وفوق الخیالات عالم ہے جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں وہ عالم غیب محض ہے جس تک پہنچنے کیلئے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی مگر ظن محض۔ اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے اور نہ اور کسی ذریعہ سے اور جیسی عادت اللہ بدیہی طور پر

باقی صفحہ 4 پر

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

پشتو زبان کے نامور ادیب، صحافی اور محقق

مکرم صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب (قلندر مومند) کا ذکر خیر

پشتو زبان کے نامور ادیب، شاعر، صحافی، محقق اور تنقید نگار جناب قلندر مومند صاحب کا اصل نام صاحبزادہ حبیب الرحمٰن تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے نامور عالم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب بازید خیل پشاور کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ یکم ستمبر 1930ء میں بازید خیل میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بازید خیل میں ہی حاصل کی پرائمری کے بعد آپ کچھ عرصہ تک تعلیم الاسلام سکول قادیان میں تعلیم حاصل کرتے رہے میٹرک پشاور سے کیا کالج کی تعلیم کے دوران میں آپ نے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کیا اور مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے سرگرم رکن بن گئے تحریک پاکستان کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق ملی خاص طور پر صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کے لئے آپ نے کام کیا۔

سیاسی سرگرمیوں اور دیگر مشاغل کی وجہ سے آپ باقاعدہ طور پر تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے مگر آپ اپنی سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ پرائیویٹ طور پر تعلیم حاصل کرتے رہے 1949ء میں ایف اے کیا۔ فارسی میں منشی فاضل اور فاضل پشتو کی پشاور یونیورسٹی سے سند حاصل کی۔ 1957ء میں گریجویشن مکمل کی 1959ء میں ایم اے انگلش اور 1963ء میں ایل ایل بی کیا۔

آپ نے بہت سے اخبارات میں کام کیا۔ ہفتہ وار رہبر 1956ء تا 1957ء۔ تجلی 1957ء تا 1958ء لہر 1958ء بانگ حرم 1959ء۔ 1964ء۔ 1968ء۔ انجام 1962ء خیبر میل۔ شہباز 1969ء تا 1972ء۔ دھنک پاکستان اور ہالی ڈے۔ زہاوند 1973ء۔ نقیب۔ انقلاب۔ دی فرنٹیر۔ گارڈین 1975ء وحدت گویا درجن سے زائد اخبارات اور رسائل میں بطور ایڈیٹر اور صحافی کام کرتے رہے۔

درس و تدریس کے پیشہ سے وابستہ رہے پہلے گورنمنٹ کالج پشاور اور ایبٹ آباد انگریزی کے لیکچرار رہے پھر گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان کے قیام پر شعبہ انگریزی اور لاء کے لیکچرار رہے اور 1980ء تا 1982ء دونوں شعبوں کے چیئرمین بنا دیئے گئے 1982ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کے ڈائریکٹر بنائے گئے۔ آپ 1979ء میں تمغہ حسن کارکردگی سے نوازے گئے 1989ء میں نیشنل ایوارڈ کے حقدار قرار پائے اور 1996ء میں ستارہ امتیاز کا اعزاز حاصل ہوا۔ گزشتہ سال پشاور میں ہونے والی انٹرنیشنل پشتو کانفرنس کا افتتاح اور اختتام آپ نے کیا۔

آپ نے شیکسپیئر کے ڈراموں کو پشتو زبان میں منتقل کیا اور بھی اہم کتب کا پشتو ترجمہ کیا۔ پشتو زبان میں درجن بھر کتب سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ جس میں شاعری پر تنقید اور رحمان بابا کی کلیات وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ آپ نے پشتو زبان کی ڈکشنری بھی تیار کی جو 1991ء میں شائع ہوئی۔

قلندر مومند صاحب اردو فارسی۔ انگریزی۔ پشتو۔ عربی کے عالم تھے اس لئے تحقیق کے سلسلہ میں زبان نہ جاننے کی مشکلات سے مستثنیٰ تھے۔ اپنی تحقیق کے سلسلہ میں خاکسار کو بھی لکھتے رہتے اور بعض امور کے بارے میں استفسار کرتے کہ فلاں کتاب درکار ہے۔ اس کا قلمی نسخہ کہاں سے مل سکتا ہے۔ اپنی خلافت لائبریری میں دیکھیں اگر فوٹو مل جائے تو ارسال کریں آپ تو لاہور جاتے رہتے ہیں فلاں سے رابطہ کر کے کوشش کریں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید کے ارشاد پر آپ نے دعوت الامیر کا پشتو ترجمہ بھی کیا تھا اور اردو اور فارسی اشعار کا ترجمہ پشتو اشعار میں کیا۔ مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ مرحوم کے ساتھ آپ کو خاص تعلق تھا ان کے ساتھ گھنٹوں باتیں کرتے رہتے مولوی صاحب بھی قلندر صاحب کو بعض امور کے بارے میں سختی سے کہتے مگر آپ ان کی باتوں کو برداشت کرتے اور ان کے آنے پر حاضرین مجلس سے تعارف کراتے کہ ہماری جماعت پشاور کے مربی سلسلہ ہیں اور اگر آپ کو میری کوئی بات سمجھ نہ آتی ہو تو ان سے معلوم کرلیں۔ اس پر حاضرین مجلس میں سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے تو آپ عاشق تھے۔ بہشتی مقبرہ جا کر قبر پر کھڑے ہو جاتے تا دیر آنسو بہاتے رہتے اور بعض اوقات آواز بھی اونچی ہو جاتی ایک دفعہ تو بعض لوگ دیکھنے لگے یہ کیا کر رہے ہیں جس پر خاکسار نے کہا قلندر صاحب یہ طریق ٹھیک نہیں کہنے لگے کہ میں کب کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے۔ بس بے اختیاری میں ایسا ہو جاتا ہے۔ ربوہ تشریف لاتے تو ساری نمازیں بیت المبارک میں ادا کرتے۔ علماء سلسلہ سے ملتے اور تبادلہ خیالات کرتے۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع سے خلافت سے قبل ہی بہت تعلق تھا۔ ان سے خط و کتابت کرتے تھے ربوہ آتے تو آپ کے ہی مہمان ہوتے تھے۔ 1970ء سے ان سے خاکسار کے وقف جدید میں آنے سے تعلقات قائم ہوئے کئی بار دفتر وقف جدید میں قیام کرتے تھے۔ حضور نے جلسہ لندن پر آنے کی دعوت دی ان دنوں خرابی صحت اور نظر کی کمزوری سفر میں مانع تھی۔ جس کا بار بار اظہار فرماتے تھے۔ حضور کے ربوہ سے تشریف لے جانے کے بعد ربوہ نہیں آئے۔ کئی بار لکھتے ربوہ آنے کو دل چاہتا ہے مگر ربوہ میں حضور کو نہ پا کر جو بے چینی اور تکلیف ہو گی وہ میری برداشت سے باہر ہے۔ اس لئے ربوہ نہیں آتا۔

قادیان کے زمانہ کی باتیں ان کی زندگی کا بہترین سرمایہ تھیں وہاں کے بزرگ علماء اور رفقاء حضرت مسیح موعود کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کی یاد اکثر تازہ کرتے تھے۔ اور اس زمانے کو یاد کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود کی کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھتے اور بغور مطالعہ کرتے اور کوئی نیا نکتہ پاتے تو خاکسار کو بھی تحریر کرتے۔ کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اپنی آمد کا بڑا حصہ کتب کی خرید پر خرچ کرتے تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ کتاب خرید کر پڑھنے کا مزا ہی اور ہے۔

ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اس میں شاعر، ادیب، صحافی، اہل سیاست اور صاحب اقتدار سبھی لوگ شامل تھے۔ مگر خود بہت منکسر مزاج اور مہمان نواز تھے۔ ہر طبقے کے لوگوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ ہر آنے والے کا احترام کرتے بعض لوگ سفارش کے لئے آ جاتے تو ان سے معلوم کر کے ان کی سفارش کر دیتے۔ تاکید کرتے کہ واپس آ کر مجھے بتانا کہ کام بنا ہے یا نہیں۔ گھر سے دفتر جاتے ہوئے دکاندار بھی آپ کو سلام کرتے اور بعض اوقات احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ نماز بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے اور تہجد کا التزام کرتے تھے جن دنوں دعوت الامیر کا پشتو ترجمہ کر رہے تھے خاکسار کو بتانے لگے کہ میں نماز تہجد پڑھتا ہوں پھر ترجمہ کا کام کرتا ہوں پھر نماز فجر ادا کرتا ہوں۔ گویا یہ ترجمہ میں نے باوضو ہو کر کیا ہے۔

افسوس کہ بہت سی خوبیوں کا حامل شخص ہم سے بچھڑ گیا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ ان کے بیٹے بھی صحافت کے پیشہ سے وابستہ ہیں۔

ان کے برادر خورد صاحبزادہ غلام احمد صاحب گزشتہ دس سال سے ایم ٹی اے کے لئے حضور کے خطبات کے پشتو ترجمہ کی سعادت پا رہے ہیں۔

دعوت الی اللہ

حضرت مصلح موعود نے ایک بار خطبہ جمعہ میں دعوت الی اللہ کی تحریک کی تو ضلع سرگودھا کا ایک نوجوان بغیر پاسپورٹ کے ہی افغانستان جا پہنچا اور وہاں پیغام حق پہنچانا شروع کر دیا۔ حکومت نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تو وہاں کے قیدیوں اور افسروں کو بھی دین حق کا پیغام دینا شروع کر دیا اور وہاں کے احمدیوں سے بھی وہیں واقفیت بہم پہنچالی اور بعض لوگوں پر اثر ڈال لیا۔ آخر افسروں نے رپورٹ کی کہ یہ تو قید خانے میں بھی اثر پیدا کر رہا ہے۔ علماء نے قتل کا فتویٰ دیا۔ مگر وزیر نے کہا کہ یہ انگریزی رعایا ہے۔ اسے ہم قتل نہیں کر سکتے۔ آخر حکومت نے اسے اپنی حفاظت میں ہندوستان پہنچا دیا۔ کئی ماہ بعد وہ واپس آیا تو حضور نے اسے فرمایا کہ تم نے غلطی کی اور بہت ممالک تھے جہاں تم جا سکتے تھے اور وہاں گرفتاری کے بغیر دعوت الی اللہ کر سکتے تھے تو وہ فوراً بول اٹھا کہ آپ کوئی ملک بتا دیں۔ میں وہاں چلا جاؤں گا۔ (الفضل 3 دسمبر 1935ء)

بقیہ صفحہ 3

ثابت اور متحقق ہے کہ اس نے ان دو پہلے عالموں کے دریافت کرنے کیلئے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے انسان کو طرح طرح کے حواس و قوتیں عنایت کی ہیں۔ اسی طرح اس تیسرے عالم کے دریافت کرنے کیلئے بھی اس فیاض مطلق نے انسان کیلئے ایک ذریعہ رکھا ہے اور وہ ذریعہ وحی اور الہام اور کشف ہے جو کسی زمانہ میں بکلی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے شرائط بجالانے والے ہمیشہ اس کو پاتے رہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے۔"

(ص176)

امر اور خلق میں فرق

فرمایا:۔

"جب خدائے تعالیٰ کسی چیز کو اس طور سے پیدا کرے کہ اس چیز کا کچھ بھی وجود نہ ہو تو ایسے پیدا کرنے کا نام اصطلاح قرآنی میں امر ہے اور اگر ایسے طور سے کسی چیز کو پیدا کرے کہ پہلے وہ چیز کسی اور صورت میں اپنا وجود رکھتی ہو تو اس طرز پیدائش کا نام خلق سے ہے خلاصۂ کلام یہ کہ بسیط چیز کا عدم محض سے پیدا کرنا عالم امر میں سے ہے اور مرکب چیز کو کسی شکل یا ہیئت خاص سے متشکل کرنا عالم خلق سے ہے جیسے اللہ تعالیٰ دوسرے مقام میں قرآن شریف میں فرماتا ہے الا لہ الخلق والامر یعنی بسائط کا عدم محض سے پیدا کرنا اور مرکبات کو ظہور خاص میں لانا دونوں خدا کا فعل ہیں اور بسیط اور مرکب دونوں خدا تعالیٰ کی پیدائش ہیں۔"

(ص175-176)

ہمارا احسن الخالقین خدا۔ رب العالمین

وہ ہستی جس نے اس قدر عظیم الشان کائنات کو تخلیق کیا خود کس قدر عظمتوں کی حامل ہوگی

محترم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

جب ہم اس کائنات کی وسعتوں پر نظر ڈالتے ہیں تو عقل گم ہو جاتی ہے۔ ہماری دانست میں ہماری یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں اتنی وسیع و عریض ہے کہ اس کے گولہ کا قطر ہی آٹھ ہزار میل ہے۔ اس کے اوپر 6 میل سے زیادہ اونچے پہاڑ اور 7 میل سے زیادہ گہرے سمندر موجود ہیں۔ اس کے اندر صرف 60 میل کی گہرائی میں اتنی زیادہ حرارت چھپی ہوئی ہے کہ ہر قسم کی معدنیات اور پتھر وغیرہ پگھلی ہوئی صورت میں ہیں اور جوں جوں نیچے گہرائی میں جائیں یہ حرارت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ مرکز میں دس ہزار سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتی ہے (سٹیل مل جہاں فولاد بھی پانی کی طرح پگھلا ہوا ہوتا ہے وہاں درجہ حرارت صرف سولہ سو درجہ سنٹی گریڈ ہوتا ہے اور جس تنور میں ہم روٹی لگاتے ہیں اس کے اندر چار سو سنٹی گریڈ سے بھی کم) ملکوں کا باہمی فاصلہ ہزاروں میل میں ہے اور اسی طرح سمندروں کی چوڑائی بھی۔ لیکن اس زمین سے قریب ترین ستارہ یعنی ہمارا سورج اتنا بڑا ہے کہ ہماری زمین جیسی لاکھوں اس میں سما جائیں اور اس سورج کا اندرونی درجہ حرارت ایک کروڑ سنٹی گریڈ ہے اور اس سورج کے گرد ہماری زمین جیسے 9 طفیلی سیارے گردش کر رہے ہیں جو اسی سے روشنی اور حرارت حاصل کرتے ہیں اور ان نو سیاروں میں بیشتر ہماری زمین سے کئی گنا بڑے ہیں اور جس طرح ہماری زمین کے گرد گردش کرنے والا ایک چاند ہے ان سیاروں میں سے بعض کے گرد بیس سے بھی زیادہ چاند گردش کرتے ہیں۔ کائنات کے اس اصول کے تحت کہ ہر چھوٹی چیز اپنی سے بڑی قریبی چیز کے گرد گردش کر رہی ہے وہ سورج جس کے گرد اتنے سیارے اور چاند گردش کر رہے ہوں کتنا بڑا ہوگا! ہماری زمین فاصلے کے لحاظ سے سورج کے گرد گردش کرنے والا تیسرا سیارہ ہے اور اس کا فاصلہ سورج سے نو کروڑ میل ہے۔ آخر پر گردش کرنے والے سیارے پلوٹو کا سورج سے فاصلہ اربوں میل میں ہے اور اس کے باوجود وہ سورج کی کشش کے دائرہ کے اندر واقع ہے اور اس سے روشنی اور حرارت حاصل کرتا ہے۔

کائنات میں سورج کی حیثیت

لیکن اتنا ہیبت ناک اور عظمت والا سورج کائنات میں موجود دوسرے سورجوں کے مقابل پر ایک ''زرد بونا'' کا نام رکھتا ہے یعنی ان کے مقابل پر سائز میں محض ایک بونا اور حرارت کی کمی کی وجہ سے سفید نہیں بلکہ زرد رنگت کا مالک۔ دوسرے لفظوں میں جو حیثیت ہماری زمین کی سورج کے مقابل پر ہے وہی حیثیت ہمارے سورج کی اس سے قریب ترین دوسرے سورج کے مقابل پر ہے۔ اور ہماری زمین کی طرح ہی یہ ہمارا سورج بمعہ اپنے سیاروں کی فیملی کے اس قریبی سورج کے گرد گردش کرتا ہے۔ لیکن اس ''قریبی'' سورج کا فاصلہ ہمارے سورج سے اربوں کھربوں میل کے حساب سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کے لئے نوری سال کی اکائی استعمال ہوتی ہے۔ ایک نوری سال ہے برابر 365x24x60x60x186282 میل کے اور آگے یہ نوری سال بھی لاکھوں کے ہندسہ میں آتے ہیں کہ ہمارا سورج قریبی سورج سے اتنے لاکھ نوری سال کے فاصلہ پر ہے۔ پھر آگے وہ قریبی سورج ہمارے سورج اور اس کی فیملی سمیت اپنے سے بڑے کسی قریبی سورج کے گرد گردش کر رہا ہے اور اس طرح کے کئی سورجوں کی لڑی مل کر ایک کہکشاں کہلاتی ہے اور آگے ان کہکشاؤں کی اپنے سے بڑی کسی کہکشاں کے گرد گردش کرنے کی لڑی شروع ہو جاتی ہے علی ھذا القیاس۔ تو اس طرح پر اس کائنات کی وسعت کا اندازہ کرنے سے ہماری عقل اور ہمارے بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر عاجز ہیں۔ کائنات کی اس لامتناہی وسعت سے ایک طرف خداتعالیٰ کی عظمت و جبروت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہستی جس نے اس قدر عظیم الشان کائنات کو تخلیق کیا خود کس قدر عظمتوں کی حامل ہوگی تو دوسری طرف اس کا واحد لاشریک ہونا ظاہر ہوتا ہے کہ کائنات کی تمام کہکشاؤں کا کسی ایک مرکز کے گرد گردش کا میلان رکھنے کی وجہ سے یہ ظاہر و باہر ہے کہ بالآخر ایک نقطہ پر پہنچ کر یہ تمام کائنات ایک ہی مرکز کے گرد گردش کرتی کرتی ایک اکائی کا روپ دھار لیتی ہے۔ گویا خداتعالیٰ نے اپنی تخلیق کو ایک اکائی کا روپ دے کر عقل والوں کے لئے اپنی وحدانیت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اور پھر کائنات کی لامتناہی وسعت پر ہی بس نہیں ہے بلکہ اس میں اس خلاق اعظم نے ایسا آٹو میٹک نظام وضع کر رکھا ہے کہ نت نئے سورج۔ سیارے اور کہکشائیں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور یہ کائنات ہر لحہ مزید سے مزید وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور یوں سال کے بعد جب کوئی سورج اپنی توانائی تقریباً ختم کر چکتا ہے تو اس کی کشش ثقل کا باہر سے اندر کو دباؤ جو گرم ہائیڈروجن کے پھیلنے سے پیدا شدہ باہر کی طرف کے دباؤ کو متوازن کئے ہوئے تھا کمزور پڑ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں سورج کسی غبارہ کی طرح پھولنے لگتا ہے اور اس کا سائز کئی گنا بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کے قریب کے زمین جیسے سیاروں کو بھی نگل لیتا ہے لیکن اس کی توانائی کم پڑ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ سفید سے سرخ ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کو Red Giant کہا جاتا ہے۔ بالآخر اور زیادہ پھولتے پھولتے وہ کسی غبارے کی طرح پھٹ پڑتا ہے اور اس کا مادہ فضا میں بکھر جاتا ہے۔ جسے Nebula کہا جاتا ہے۔ یہ بکھرا ہوا مادہ لاکھوں نوری سال کے وسیع و عریض علاقے میں موجود ہے اس میں جب کوئی بڑا سورج اپنی گردش کے دوران قریب سے گزرتے ہوئے بے پناہ دباؤ ڈالتا ہے تو وہاں ایک نیا سورج جنم لیتا ہے اور اس طرح چھوٹے بڑے کئی سورجوں کا سلسلہ ایک لڑی کی شکل میں ایک دوسرے کے گرد گردش کرتا ہوا ایک نئی کہکشاں بننے کا باعث ہو جاتا ہے اور یوں نئی سے نئی کہکشاں پیدا ہوتے ہوتے یہ کائنات وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ

خداتعالیٰ نے اپنی تخلیق کے ذکر میں بار بار یہ فرمایا ہے کہ میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ آسمانوں کی بے پایاں وسعت کے مقابلہ میں بھلا زمین کی کیا حیثیت ہے اور بالفرض کہیں اور جگہ بھی ہماری جیسی زمین موجود ہو تو بھی اس کائنات کی وسعتوں میں ایک یا کئی زمینوں کی کوئی حیثیت نہیں بنتی۔ تو اتنی عالیشان سورجوں اور کہکشاؤں کی تخلیق کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہنا کہ میں نے زمین کو بھی پیدا کیا کچھ یوں لگتا ہے جیسے کوئی کسی عالیشان عمارت کا تفصیلی ذکر کرنے کے بعد کہ میں نے اس میں فلاں فلاں زبردست قسم کی چیز پیدا کی ہے پھر یہ کہے اور میں نے اینٹ بھی بنائی ہے۔ ظاہر ہے اس تناظر میں اینٹ کے بنانے کی کوئی خاص قدر و قیمت نہیں ہو گی۔ تو اس طرح آسمانوں کے بعد زمین کی پیدائش کا ذکر کچھ جچتا نہیں تھا۔ لیکن خداتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کائنات کی تخلیق پر غور کرو اور پھر دیکھو کہ اصل بات ہے کیا۔ تو زمین اور اس پر موجود حیات کی مختلف اقسام پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ زمین پر آباد ایک اپنا ہی جہاں ہے جس کی شان کائنات کی باقی تخلیق سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ ایک طرف اگر کائنات کی بے انتہا وسعتوں کا Macrocosm ہے تو دوسری طرف زمین پر پائے جانے والی حیات کی باریکیوں اور پیچیدہ اور انتہائی مربوط نظام کا عظیم ترین شاہکار Microcosm ہے جس کی اپنی ہی شان ہے۔ بڑی بڑی عالیشان عمارات اور پل اور سڑکیں بنانے والے انجینئرز کے مقابلہ میں وہ سائنسدان کسی طرح بھی کم قدر و قیمت کے حامل نہیں ہیں جو ایٹم کے اندر چھپی ہوئی طاقتوں کا کھوج لگاتے ہیں یا جینز کی کارکردگی کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں۔ تو اس طرح ایک طرف خداتعالیٰ کی بے انتہا پہنائیوں والی کائنات کی تخلیق اور دوسری طرف مادہ کی مرکزی اینٹ۔ ایٹم اور جاندار اجسام کے جینز اصل میں خداتعالیٰ کی تخلیق کی عظمت کے دو رخ ہیں۔ اور اس تخلیق کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہیں جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ارب ہا ارب مکعب میل کی جسامت کے بڑے بڑے سورج ایٹم جیسی اتنی چھوٹی چھوٹی اکائیوں سے بنائے گئے ہیں کہ ایک سوئی کی نوک پر سینکڑوں کی تعداد میں یہ اکائیاں رکھی جا سکتی ہیں۔

ایٹم اور جینز کی دنیا

یہ عجیب بات ہے کہ جو نظام ہمیں کائنات کی سب سے بڑی مادی اشیاء سورج اور کہکشاؤں میں کارفرما نظر آتا ہے بالکل اس سے مماثل نظام کائنات کی سب سے چھوٹی چیز ایٹم میں بھی نظر آتا ہے اور دونوں نظام ایک مرکز کے گرد گردش کرتے ہوئے خداتعالیٰ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ سورجوں اور کہکشاؤں کے ایک مرکز کے گرد گھومنے کے بارے میں تو ہم اوپر پڑھ ہی چکے ہیں۔ ایٹم کے مرکز میں بھی نیوٹران اور پروٹان ایک گچھے کی صورت میں واقع ہیں اور الیکٹران ان کے گرد تیزی سے گردش کرتے رہتے ہیں۔ اور جس طرح سورجوں کے درمیان میں ان سورجوں کی جسامت سے اربوں گنا بڑا فاصلہ موجود ہے۔ (اندازہ لگایا گیا ہے کہ بحرالکاہل کے درمیان میں کھڑا کوئی بحری جہاز دوسرے کسی بحری جہاز سے جو دور کسی کنارے پر کھڑا ہو اسی تناسب سے دوری پر ہوگا جیسا کہ ایک سورج دوسرے سورج سے یا جیسا کسی ایٹم کے مرکزے اور الیکٹران میں دوری ہے) اسی طرح ایٹم کے اندر کا خلا الیکٹران اور مرکزے میں موجود نیوٹران اور پروٹان کی کل مادی مقدار سے بے حد و حساب بڑا ہے۔ ایک ٹینس کورٹ کے مرکز میں اگر ٹینس کا گیند رکھ دیا جائے تو وہ ایٹم کے مادے کا حجم اور باقی ساری کورٹ کا رقبہ ایٹم کے اندر کا خلا ہو گا۔ اور پھر کسی مادہ کے اندر پیک کئے ہوئے

ایٹموں کا درمیانی فاصلہ بھی خلا ہے۔ جتنے زیادہ قریب قریب یہ ایٹم پیک کئے گئے ہوں گے اتنا ہی زیادہ اس مادہ کا وزن ہوگا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ بلیک ہول کے اندر اتنا زبردست دباؤ ہوتا ہے کہ ایٹم انتہائی زیادہ سختی سے باہم پیک ہو جاتے ہیں اور ان کا اندرونی اور درمیانی خلا کم ہوتے ہوتے مادہ کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر وہاں سے ایک مکعب انچ کا ٹکڑا لا کر اس کا وزن کیا جائے تو ہزاروں ٹن میں ہوگا! تو ایک طرف سے بے جان مادے کا ایٹم کی انتہائی چھوٹی اکائیوں سے ترتیب پانا اور سورج جیسے بڑے کرہ کی جسامت اختیار کر لینا اور دوسری طرف جاندار اشیاء کا جینز کے مرتب کردہ پروگرام کے تحت نشوونما پا کر حیرت انگیز طور پر ایک دوسری سے مختلف شکلوں اور خواص کا حامل ہو جانا اور انتہائی جامع طور پر باہم مربوط لیکن انتہائی پیچیدہ نظام کے ساتھ اپنے اپنے افعال سرانجام دینا خدائے عزوجل کی تخلیق کے دو رخ ہیں۔ مختلف جانور فہم و فراست سے عاری ہونے کے باوجود جبلی طور پر ایسے ایسے کام کرتے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ اور زبان گنگ ہو جاتی ہیں۔ خشکی کے جانوروں کا ہوا سے جبکہ آبی جانوروں کا پانی سے آکسیجن حاصل کرنے کا نظام۔ پرندوں کا اپنی اپنی ضروریات کے مطابق اڑنے کا انداز۔ اکثر پرندے ہوائی جہاز کی طرح تیز آگے کو اڑتے ہیں مگر ایک جگہ ہوا میں معلق نہیں ہو سکتے جبکہ Humming Bird ایک جگہ معلق ہو کر کسی پھول یا چٹان سے اپنی خوراک حاصل کر سکتی ہے۔ Electric eel ایسی مچھلی ہے جو اپنے جسم پر 170 کے قریب مراکز میں بجلی کی رو پیدا کئے رہتی ہے اور بوقت ضرورت ان تمام مراکز کی بجلی کو باہم ملا کر 500 وولٹ کی زبردست طاقت کا جھٹکا مار کر کسی آدمی یا گھوڑے تک کو ختم کر سکتی ہے۔ نوزائیدہ بچے کا ماں سے دودھ حاصل کرنا۔ ہوا میں اڑنے اور پانی میں تیرنے کی صلاحیت کا مختلف جانوروں کا خود بخود حاصل کر لینا۔ چمگادڑ اور ڈولفن کا کسی ریڈار کی طرح Sonar Waves دشمن سے بچنے اور شکار ڈھونڈنے کے لئے استعمال کرنا۔ گدھوں کا مردار کی تلاش میں میلوں کے رقبہ کو چھاننے کے لئے انتہائی بلندی پر چلے جانا اس علم کے تحت کہ جتنا وہ بلندی پر جائیں گی اتنا ہی ان کا دائرۂ نظر وسیع ہوتا جائے گا۔ شکاری درندوں کا اپنے اپنے شکار کا ہوا چلنے کے مخالف رخ تعاقب کرنا کیونکہ انہیں علم ہے کہ ان کا شکار ہوا کے رخ پر ہونے کی صورت میں ان کی بو پالے گا۔ اور ایسی بے شمار عقل کو حیران کر دینے والی صلاحیتیں۔ یہ تمام تخلیقی عجائبات زمین پر نظر آتے ہیں جن کا ایک ایسا جہان آباد ہے جو کسی طرح بھی ستاروں اور کہکشاؤں کی دنیا سے کم اکمل اور حیرت انگیز نہیں ہے اور اسی لئے خدائے قادر و توانا نے اجرام فلکی کے ساتھ ساتھ زمین کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔

کسی ایک جسم کا اندرونی نظام

پھر مختلف جانوروں کی الگ الگ صلاحیتوں پر ہی بات ختم نہیں ہو جاتی۔ کسی ایک جسم کے مختلف اعضا کی باہم ربط کے ساتھ کارکردگی اتنی احسن و اکمل ہے کہ بڑے سے بڑا سپر کمپیوٹر اس کے پاسنگ کو نہیں پہنچ سکتا۔ کان کا بیرونی آواز کو پردے کے ذریعہ درمیانی حصہ میں منتقل کرنا اور وہاں سے ہڈیوں کے لیور سسٹم کی بدولت آواز کا کئی گنا بلند ہو کر اندرونی پردہ کو مرتعش کرنا۔ اس ارتعاش سے Cochlea کے اندر گاڑھے محلول میں لہروں کا پیدا ہونا اور ان کی لہروں کے زیر و بم کو محسوس کر کے اندرونی بالوں کا بجلی کے Signals کی صورت میں Nerves کے ذریعہ انہیں دماغ کے متعلقہ حصہ تک پہنچانا۔ دماغ کا ان Signals کو واپس آواز میں منتقل کر کے ان کا مطلب اخذ کرنا اور جسم کے متعلقہ حصوں کو اس کے مطابق عمل کرنے کے احکامات جاری کرنا۔ ہم سارا دن باتیں کرتے اور سنتے رہتے ہیں۔ دن میں کروڑوں بار ان سگنلز کا دماغ تک پہنچنا۔ اور ان کو سمجھنا اور ردعمل کرنا اور یہ سب عمل سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں بغیر کسی رکاوٹ کے احسن طریقہ سے ہوتے چلے جانا۔ یہ سب کچھ ہمارے جسم کے صرف ایک حصہ یعنی کان سے متعلق باتیں ہیں۔ ایسا ہی عمل اور زیادہ پیچیدگی سے آنکھ کے بارہ میں بھی ہے۔ علیٰ ھذا القیاس جسم کا ایک ایک عضو اپنی اپنی جگہ پر بڑے سے بڑے سپر کمپیوٹر کی کارکردگی کو شرما رہا ہے اور یہ سارے عمل ہماری زندگی میں ایسے احسن طور سے خود بخود ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ ہمیں ان کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہمارے اندر کتنی عظیم آٹو میٹک مشینری کام کر رہی ہے بلکہ پورے کا پورا پلانٹ لگا ہوا ہے۔ اور لطف یہ کہ انسان کی تیار کردہ مشینری لوہے اور فولاد جیسی مضبوط دھاتوں سے بنی ہونے کے باوجود اس کی عمر ہمارے جسم کی عمر سے کہیں کم ہوتی ہے۔ ہمارا جسم تو ڈھیلے ڈھالے گوشت کے لوتھڑوں سے بنا ہوا ہے جو دو دن سے پہلے گل سڑ کر بدبودار اور خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کو محفوظ رکھنے کا ایسا زبردست نظام اندر ہی اندر موجود ہے کہ سو سال سے بھی زیادہ عمر تک یہ جسم کام کرتا چلا جاتا ہے۔ کون سی انسان کی بنی ہوئی مشین ہے جو اتنا لمبا عرصہ چل سکتی ہے؟ گاڑھے مائع سے بنا ہوا ہمارا آنکھ کا عدسہ کسی شفاف ترین دوربین یا کیمرہ کے لینز سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ شکاری درندوں اور پرندوں کے گوشت کے مادہ کی قسم سے بنے ہوئے دانت اور پنجے کس طرح چیر پھاڑ دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جب ہمارے جسم کا کوئی ایک عضو کسی خرابی کا شکار ہو جاتا ہے تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ صحت کی حالت میں وہ عضو کس قدر اعلیٰ کارکردگی کا حامل تھا۔ ایک دفعہ ہمارے ٹیلی ویژن میں یہ خرابی پیدا ہو گئی کہ آن on کرنے سے اس کی سکرین پر جو تصویر آتی تھی وہ پھیلنا شروع کر دیتی تھی اور پھیلتے پھیلتے سکرین سے باہر نکل جاتی تھی مثلاً چہرہ پھیلتے پھیلتے اتنا بڑا ہو جاتا تھا کہ اس کی آنکھیں کان وغیرہ سکرین سے باہر نکل جاتے تھے اور پیچھے دیکھنے کو کچھ نہیں بچتا تھا۔ پتہ چلا کہ ایک خاص پرزہ ہوتا ہے جو تصویر کو ایک حد کے اندر رکھتا ہے وہ پرزہ لگایا تو تصویر ٹھیک آنے لگی تب جا کر ہمیں اس پرزہ کی اہمیت کا احساس ہوا۔ اسی طرح ہمارے جینز ہماری قدرتی صلاحیتوں اور ہماری Pituitary Glands ہماری جسمانی نشوونما کی حدود کا تعین کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے تمام اعضاء کے مختلف کل پرزے ان کو ٹھیک ٹھیک کام کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کسی ایک پرزے میں خرابی پیدا ہو جانے کی صورت میں ہمیں اس پرزے کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی کہ صحت کی حالت میں تمام پرزے کتنی زبردست کارکردگی کے حامل ہیں۔

انسانی دماغ

ہمارا دماغ وہ مرکزی کمپیوٹر ہے جو جسم کے تمام اعضا سے Nerves کے ذریعہ احساسات وصول کرتا ہے اور ان پیغامات کو اچھی طرح سمجھ کر ان کے مطالب کو اخذ کر کے موقع کی مناسبت سے فیصلہ کرنے کے بعد متعلقہ اعضا کو احکامات جاری کرتا ہے اور وہ اس کے مطابق ردعمل دکھاتے ہیں۔ کسی خطرہ کے مقام یا تکلیف دہ چیز سے سابقہ پڑنے کی صورت میں اپنے جسم کی صلاحیت کے مطابق اپنا دفاع کرنے۔ حملہ کرنے یا بھاگ جانے کا فیصلہ کر کے آناً فاناً جسم کو اس سے مطلع کرنا اور جسم کا اس کے مطابق عمل کرنا۔ یہ سب ایک سیکنڈ میں طے پا جاتا ہے۔ کوئی گیم کرتے وقت مناسب ایکشن کا تعین کرنا۔ ہنسی اور رونے سے اپنے جذبات کا اظہار کرنا۔ مختلف ذائقوں۔ آوازوں اور بوؤں سے پیدا شدہ ردعمل۔ حتیٰ کہ جب ہم بولتے ہیں تو ہمارا Voice Box تو گلے میں سے صرف ایک آ آ آ کی آواز نکالتا ہے جیسا کہ ہم ڈاکٹر سے گلا چیک کراتے وقت منہ کھول کر نکالتے ہیں۔ اس آواز کو مختلف الفاظ کا روپ دینے کے لئے ہم حلق۔ زبان۔ تالو اور ہونٹوں کی حرکات کا سہارا لیتے ہیں۔ اور کچھ آوازوں کو ناک میں سے نکالتے ہیں اور کچھ کو منہ بند کر کے ادا کرتے ہیں۔ اب دماغ کے اندر ہمارے تمام اعضاء کو کنٹرول کرنے والے الگ الگ مراکز ہیں اور ہر مرکز صرف اپنے ہی متعلقہ عضو کو مطلوبہ حرکت کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ اب آپ خود ہی اندازہ کر لیں کہ صرف گفتگو کرتے وقت دماغ کے کتنے حصے بیک وقت کتنے مختلف اعضا کو حرکت کرنے کا حکم دے رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی آپس میں ایک دوسرے کے عمل کو باہمی طور پر مربوط کر کے۔ دماغ کا وہ حصہ جو اعضا کی حرکت کے احکام صادر کرتا ہے اسے Motor Cortext کہا جاتا ہے جبکہ ایک دوسرا حصہ جو سانس لینے کے عمل۔ دل کی دھڑکن اور خون کی گردش کو کنٹرول کرتا ہے اسے Medulla کہا جاتا ہے۔ نگلنے کا عمل اور معدہ و انتڑیوں کی حرکت کا کنٹرول ایک علیحدہ حصہ میں ہے۔ جسم میں پانی کی ضرورت سے زیادہ یا کم موجودگی کو محسوس کر کے پیاس یا عدم پیاس کا احساس پیدا کرنا اور گردوں کو پانی کے اخراج یا اسے روکنے کا حکم دینا Hypothalamus کا کام ہے۔ یہی کام بھوک۔ درجہ حرارت۔ جسم کی افزائش۔ بقائے نسل سے متعلقہ حصے سرانجام دیتے ہیں۔ مشکل مسائل کو سمجھنے۔ واقعات کو دماغ میں محفوظ کرنے اور بوقت ضرورت اس گزشتہ تجربہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے کسی انتہائی پیچیدہ الیکٹرانک مشین کی طرح سے دماغ میں سرکٹ بنے ہوئے ہیں۔ ہماری Nerves کے اندر موجود خلیات میں کئی قسم کے کیمیکلز پیدا ہوتے ہیں جو ہمارے احساسات کی مناسبت سے ان خلیات کے Neurons میں پیدا ہونے والے Ions کو تیزی سے اندر جانے اور باہر آنے کے احکام دیتے ہیں اور اس عمل سے ہمیں اپنے اعصاب میں سے مختلف احساسات کے پیدا ہونے اور دماغ تک پہنچنے کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے گرمی۔ سردی۔ تکلیف۔ غم۔ خوشی۔ مایوسی وغیرہ کے احساسات۔ اس تمام کام کے لئے دماغ کے اندر ایسے پیچیدہ سرکٹ موجود ہیں جو کسی انسان کی بنائی ہوئی مشینری میں ممکن نہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ کائنات میں موجود کہکشاؤں اور سورجوں کے علاوہ نت نئی کہکشاؤں اور سورجوں کے بننے کے عمل کی طرح ہی ہمارے دماغ میں نئے نئے سرکٹ بنتے اور تبدیل ہوتے رہتے ہیں اس وقت جب ہم پہلی یادداشتوں کو آئندہ کے لائحہ عمل سے مربوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آکسیجن کا کردار

آخر پر یہ کہنا اس مضمون کی عین مطابقت میں ہوگا کہ تمام تر زندگی کی بقا کا دارومدار بھی ایک اکائی پر ہے اور وہ اکائی ہے آکسیجن۔ پانی اور غذا بھی ہماری زندگی کے لئے نہایت اہم ہیں لیکن پانی کے بغیر ہم تین دن اور غذا کے بغیر شاید تین ماہ زندہ رہ سکیں لیکن آکسیجن کے بغیر ہم تین منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہمارا خون جو زندگی کا رس ایک سرخ سیال مادہ ہے اور جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں۔ دراصل بنیادی طور پر آکسیجن ہی کو پھیپھڑوں میں سے جذب کر کے خلیات تک پہنچانے کے اہم ترین کام کا ذمہ دار ہے۔ ہمارا دماغ ہمارے کل جسم کے وزن کے دو فیصد کے برابر ہے لیکن اپنی کارکردگی کی اہمیت کے تناسب سے یہ کل جسم میں استعمال ہونے والی آکسیجن کا بیس فیصد استعمال کرتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے دماغ کو آکسیجن پہنچانے والی خون کی سپلائی کی شریان میں بندش واقع ہو جائے تو فوراً اس متعلقہ حصہ پر فالج گر جائے گا۔ صرف 4 سے 6 منٹ تک دماغ کو خون کی سپلائی بند ہو جانے سے مکمل موت واقع ہو جاتی ہے۔ الغرض کلی 3 پونڈ کا وزن رکھنے والا دماغ تمام انسانی جسم کی صحت و بقا کا مرکز اور خدا کی تخلیق کا شاہکار ہے اور باقی تمام اعضا اس کے اشاروں پر چلنے والے کل پرزے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم خرم جاوید باجوہ صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب آف چک 33 جنوبی ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ انیلا سہیل ثمن صاحبہ بنت مکرم سہیل بابر ثمن صاحب آف پڑتانوالی ضلع سیالکوٹ مورخہ 13 جون 2003 بروز ہفتہ مکرم محبوب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ پیرو چک نے پچاس ہزار 50000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم خرم جاوید صاحب محترم محمد شریف باجوہ صاحب سابق آنریری باڈی گارڈ و انچارج شعبہ زراعت و باغبانی کا پوتا اور مکرمہ انیلا ان کی نواسی ہے۔ اسی طرح انیلا سہیل صاحبہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رفیق مسیح موعود انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کی نسل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت کے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رفیق صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں ان کے خسر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب چک نمبر 563 ج ب رانوالہ ضلع فیصل آباد بقضاء الٰہی مورخہ 11 جولائی 2003ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مکرم حمید اللہ صاحب معلم چک نمبر 565 نے اگلے روز جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مقبول احمد صاحب ابن مکرم عبدالمجید احمد صاحب بٹ کارکن نظامت جائیداد بعمر 28 سال مورخہ 19 جولائی 2003ء، بروز ہفتہ وفات پا گئے۔ اسی دن بعد نماز مغرب دارالیمن غربی میں نماز جنازہ مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی تدفین قبرستان عام میں ہوئی بعد تدفین مکرم عبدالباسط مومن صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم پیدائشی قوت گویائی اور سماعت سے محروم تھا۔ ان کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☆ مکرم میاں عبدالماجد صاحب (میاں بھائی والے) کاروبار میں برکت اور پریشانیوں سے بچنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆ حسان احمد مبشر (واقف نو) عمر 3 سال ابن مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ دماغ میں پانی جمع ہو جانے کے سبب ایک سال سے بیمار ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

☆ مکرم محمد صدیق صاحب میمن مورو کی دوکان میں حالیہ بارشوں کی وجہ دو دفعہ پانی بھر گیا تھا۔ کافی نقصان ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید نقصان سے بچائے۔ نیز ان کے بیٹے کی تعلیمی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت سٹاف

☆ بیوت الحمد سوسائٹی کے زیر انتظام بیوت الحمد کالونی کے روزمرہ کے معاملات کی نگرانی کے لئے "نگران کالونی" کل وقتی آسامی کے لئے درخواستیں مطبوعہ فارم پر مطلوب ہیں (درخواست فارم صدر بیوت الحمد کالونی کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں)۔ ایسے خواہشمند احباب جماعت جن کی عمر 40 سے 50 سال تک ہو، تعلیم کم از کم ایف اے ہو، ایڈمنسٹریشن کا تجربہ اور جماعتی خدمت کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواست صدر صاحب محلہ/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 7/اگست 2003ء تک ارسال کردیں۔ انٹرویو روزانہ 11 بجے سے 12 بجے تک لئے جائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

فون نمبر:- 04524 213470

داخلہ کمپیوٹر کلاس خدام الاحمدیہ مقامی

خدام الاحمدیہ مقامی کے شعبہ صنعت و تجارت کے تحت مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز کی کلاسیں شروع ہو رہی ہیں۔

☆ 1۔ آپریٹنگ سسٹم MS Office+MS Windows کورس دورانیہ دو ماہ

اوقات کار کلاس ساڑھے پانچ بجے تا سات بجے

ٹوٹل فیس -/700 روپے۔

فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 31/جولائی 03ء

آغاز کلاسز: یکم اگست 2003ء

☆ 2۔ MS Visual Basic

کورس دورانیہ تین ماہ

اوقات کار کلاس ساڑھے تین بجے تا ساڑھے پانچ بجے

ٹوٹل فیس -/1500 روپے

فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 2/اگست 2003ء

آغاز کلاسز: 3 اگست 2003ء

فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ مغرب سے عشاء تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(ناظم صنعت و تجارت)

غم و خوشی کا عجیب سنگم

وہ ایک لمحہ مری نگاہوں میں منجمد ہو کے رہ گیا ہے
جو ذہن و دل میں قیامتیں سی مچا گیا تھا
وہ ایک لمحہ
جو میری بستی کے بام و در کو ہلا گیا تھا
رلا گیا تھا
خبر یہ کیسی سنا گیا تھا
کہ کوئی پیارا، بہت ہی پیارا جو جان سے بھی عزیز تر تھا
بچھڑ گیا ہے
مکین تھا وہ ہر ایک گھر کا
ہر ایک آنگن اجڑ گیا ہے
وہ نا خدا تھا
اور اس کے جانے کے بعد ناؤ تلاطموں میں گھری ہوئی تھی
سہم گئی تھی
ہزاروں خوف اور وسوسے اس کو غرق کرنے کی
کوششوں میں لگے ہوئے تھے
مگر جب آیا الٰہی وعدے کے پورا ہونے کا وقت تو پھر
مرے خدا نے ہر ایک ڈر کو
ہر ایک خوف اور وسوسے کو
امن میں بدلا
وہ ساعتیں تھیں غم و خوشی کا عجیب سنگم
کہ آنکھیں غم سے چھلک رہی تھیں
مگر دلوں کا سرور بن کر
کوئی اچانک ہی
مسندِ دل پہ جلوہ افروز ہو گیا تھا

تہمینہ ثمین

مجلس انصاراللہ جرمنی کا 23 واں سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ جرمنی کا 23 واں سالانہ اجتماع 24 اور 25 مئی 2003ء کو ہمبرگ کے ایک سکول کے خوبصورت اور وسیع ہال میں منعقد ہوا جس میں جرمنی بھر کی مجالس سے انصار نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اجتماع کے بابرکت اور روحانی ماحول سے فیض اٹھایا۔

خلافت خامسہ کے دور میں ہونے والا مجلس انصاراللہ جرمنی کا یہ پہلا سالانہ اجتماع تھا اور اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے نمائندے کے طور پر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کو بھجوایا تھا۔ جنہوں نے 24 مئی کی صبح گیارہ بجے مجلس انصاراللہ کا پرچم لہرایا اور محترم چوہدری داؤد احمد کاہلوں صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد ہال میں اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم رفیق احمد حیات صاحب کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔

مورخہ 25/مئی بروز اتوار صبح سات بجے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے تک فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے تین بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں پہلے علمی و ورزشی مقابلہ جات نیز شعبہ جات میں کارکردگی میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور مجالس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ امسال مجلس Reinheim ریجن Hessen Darmstadt علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ تقسیم انعامات کے بعد نمائندہ حضور اقدس نے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس کے بعد 18:30 پر دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں مجلس انصاراللہ کی کل 218 مجالس میں سے امسال 215 مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ 1865 انصار اور 218 زائرین سمیت کل 2083 احباب نے شرکت کی سعادت پائی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جون 2003ء)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب			
منگل	29۔جولائی	زوال آفتاب	12-15
منگل	29۔جولائی	غروب آفتاب	7-10
بدھ	30۔جولائی	طلوع فجر	3-47
بدھ	30۔جولائی	طلوع آفتاب	5-20

بارش سے سندھ اور بلوچستان میں تباہی۔ ملک بھر میں حالیہ بارشوں سے نقصانات ہوئے ہیں۔ سندھ اور بلوچستان میں ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ بدین میں سیلاب کی وجہ سے فوجی ہیلی کاپٹرز نے امدادی کام شروع کر دیا ہے۔ بارشوں سے تین لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔ کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں کئی دیہات منہدم ہو گئے ہیں۔ کالا باغ، تونسہ اور تربیلا میں اونچے درجے کا سیلاب ہے بارشوں کا سلسلہ ابھی جاری رہے گا۔ بارشوں سے سندھ میں درجنوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

مجلس عمل نے مشروط طور پر باوردی صدر قبول کر لیا۔ وزیراعظم کی دعوت پر متحدہ مجلس عمل کے راہنماؤں قاضی حسین، فضل الرحمن، نورانی اور فاروق لغاری نے ملاقات کی انہوں نے کہا کہ اگر ایل ایف او کو پارلیمنٹ میں لایا جائے تو صدر کو قبول کر لیں گے۔ اجلاس میں پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) نے شرکت نہیں کی۔

رشتہ سے انکار پر 7 رشتہ دار قتل۔ ضلع حیدر آباد کی تحصیل ہالا میں ایک نوجوان نے رشتہ کے انکار پر اپنے سات قریبی عزیز قتل کر دیئے۔

وکلاء کی طرف سے یوم سوگ۔ سانحہ سیالکوٹ جس میں 3 جج ہلاک ہو گئے تھے وکلاء نے ملک بھر میں 30 جولائی کو سوگ اور ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ کراچی سے پشاور تک لانگ مارچ کا پروگرام بھی بنایا ہے جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ججوں کو تحفظ دینے میں ناکام ہو گئی ہے۔

جیلوں کی تلاشی کا حکم۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے صوبہ بھر کی تمام جیلوں کی تلاشی کا فوری حکم دیا ہے اور جیلوں میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے تربیت یافتہ خصوصی اسکواڈ تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہلاک ہونے والے ججوں کو دس دس لاکھ زخمی کو 5 لاکھ کی امداد کا اعلان بھی کیا ہے۔

بنگلہ دیش میں 200 ماہی گیر ہلاک۔ خلیج بنگال میں شدید طوفان کے باعث 60 کشتیاں ڈوبنے سے 200 بنگلہ دیشی ماہی گیر ہلاک ہو گئے ہیں۔ کشتیاں بارسیال ساحل کے قریب ڈوبیں۔

لائبیریا میں لڑائی تیز۔ لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ایک گرجا گھر پر مارٹر حملے میں آٹھ افراد ہلاک اور 3 شدید زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں نے چرچ میں پناہ لے رکھی تھی۔ باغیوں کے حملوں کے بعد منروویا میں ہزاروں افراد نے مختلف عمارتوں میں پناہ گزین ہیں لائبیریا کے صدر کہا ہے کہ امن فوج پہنچتے ہی اقتدار چھوڑ دوں گا۔

عراق کو یورینیم فروخت کا الزام غلط۔ نائیجر کے وزیراعظم نے اپنے ملک کے خلاف یہ الزام مسترد کر دیا ہے کہ اس نے عراق کو یورینیم فروخت کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ برطانوی وزیراعظم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ الزامات ثابت کریں۔

عراق میں مسجد کی بے حرمتی پر مظاہرہ۔ عراق میں کربلا میں مسجد امام حسین کی بے حرمتی کے خلاف سینکڑوں عراقیوں نے مظاہرہ کیا مظاہرین نے امریکی فوج پر پتھراؤ کیا۔ اور قریبی عمارت کے ذریعے فائرنگ بھی کی۔ ابوغریب میں بھی امریکی فوج کے انجینئرنگ یونٹ پر گرینیڈ ووں اور ہلکے ہتھیاروں سے فائرنگ کی گئی۔ دو امریکی ہلاک ہو گئے۔

100 فلسطینی قیدیوں کی رہائی۔ اسرائیلی کابینہ نے فلسطینی تنظیم حماس اور اسلامی جہاد کے 100 قیدیوں کو رہا کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ 9 یہودی وزراء نے فیصلے کی مخالفت کی جبکہ 15 نے حمایت کی۔ حماس نے کہا ہے کہ یہ اقدامات ناکافی ہیں۔ ہمارا مطالبہ تمام قیدیوں کی رہائی ہے۔ اسرائیلی فوج نے 4 فلسطینی نوجوان گرفتار کر لئے جن پر 40 سالہ اسرائیلی کو چھریاں مارنے کا الزام ہے۔

ایٹمی تنصیبات کے سخت معائنہ کی اجازت۔ ایران نے ایٹمی تنصیبات کے سخت معائنہ کی اجازت دینے کا عندیہ دیا ہے۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی میں ایرانی نمائندے نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ تہران اپنے ایٹمی پروگرام کے بارے میں بین الاقوامی برادری کی تشویش دور کرنے کی کوشش کرے گا۔

عراقی اور برطانوی شہریوں میں لڑائی۔ لندن کے شمال مشرقی علاقے میں عراقیوں اور برطانوی شہریوں میں لڑائی سے 4 زخمی اور 12 کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں 8 عراقی اور 4 برطانوی باشندے ہیں۔

ایک ارب ڈالر کا امدادی پیکج۔ بش انتظامیہ جلد افغانستان کے لئے ایک ارب ڈالر کے امدادی پیکج کا اعلان کرے گی۔ امدادی پیکج کا مقصد کرزئی حکومت کو تقویت دینا اور اس تاثر کو زائل کرنا ہے کہ امریکہ افغانستان کی تعمیر نو میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

عراقی قیدیوں پر تشدد۔ چار امریکی فوجیوں کے خلاف عراقی جنگی قیدیوں پر تشدد کرنے اور ان کی ہڈیاں توڑنے پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔

سعودی عرب میں ٹریفک حادثہ۔ سعودی عرب میں ٹریفک حادثہ میں 7 افراد جاں بحق اور 8 زخمی ہو گئے۔

باغیوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ فلپائنی فوج کے باغی دستے میں سے 50 نے خود کو سرکاری حکام کے حوالے کر دیا ہے۔

خدمت خلق کا عظیم موقعہ

بیوت الحمد منصوبہ

✪ جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک ''بیوت الحمد منصوبہ'' اس فریضہ کی تکمیل کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ 90 سے زائد مستحق خاندان ایک خوبصورت اور ہر سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں پانچ صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

- احباب کرام کے علم کی خاطر۔ پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیش کش بھی ہو سکتی ہے۔ آجکل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت ساڑھے چار لاکھ روپے ہے۔
- حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی
- حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مد بیوت الحمد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

بجلی بند رہے گی

☆ واپڈا حکام کی اطلاع کے مطابق اولڈ گرڈ ربوہ میں کام ہو رہا ہے اس وجہ سے مورخہ 30 جولائی 2003ء بروز بدھ صبح 6 تا 11 بجے ربوہ میں بجلی بند رہے گی۔ صارفین نوٹ فرمالیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: راناہد نثار احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

گائیڈلائن اکیڈمی کی دو اہم کتب
❁ خلافت رابعہ کی فتوحات وترقیات
❁ ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
➤ مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
➤ ربوہ میں افضل برادرز پر دستیاب ہیں

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔
B-1 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک
5114822-5118096
212038 PP

انٹرنیشنل معیار کے مطابق خالص سونے کے مدراسی، اٹالین، سنگاپوری، ملتانی زیورات
Estd.1960
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
Off:04524-212868
Res:04524-212867
Mob:0320-4891448
E-mail:mazharahmad2001@yahoo.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29